نظرات

بعض دفعہ مریض کو صحت یاب بنانے کے لئے کڑوی سے کڑوی دوائی بھی زبردستی پلانی پڑتی ہے اور جب اس سے بھی مریض کو صحت یابی نصیب نہیں ہوتی ہے تو ڈاکٹر آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے مریض کا آپریشن کرنے پر مجبور ہوتا ہے ـــــ آج مسلمانانِ عالم ایسے مریض بن چکے ہیں کہ انھیں صحت یاب بنانے کے لئے راہ نماؤں کو آخری علاج کے لئے آگے آنے کی ضرورت ہے مگر تمام عالم میں چاروں طرف نظر دوڑانے کے بعد بھی ہمیں کوئی ایسا راہ نما نہیں دکھائی دیتا ہے جو ان کو راہ راست پر لانے کے لئے کچھ کر دکھانے کے جذبۂ صادق سے لیس ہو، جب بھی نظر گھماتے ہیں یا تو ایسے راہنما نظر آتے ہیں جو خود ہی علاج طلب مریض ہیں یا پھر ایسے راہنماؤں کی بہتات نظر آتی ہے جن کے پاس باتیں ہی باتیں ہیں۔ عمل سے وہ بے بہرہ ہیں، ان کے پاس صرف جذبات ہیں۔ لمبی چوڑی تقریروں و تحریروں کے لئے خوشنما و لبھانے رجھانے والے الفاظ ہیں، فکر و تدبر نام کی چیز ان کے پاس کیا ہوتی اس کے نام سے بھی ان کی کوئی شناسائی نہیں ہے۔

آج کے مسلمان کو فخر ہے کہ وہ فاتح اندلس ہے فاتح بیت المقدس ہے مگر کبھی اس نے فتح کے اسباب پر بھی غور کیا؟ اور پھر وہاں سے زوال کے افسوسناک حالات کا بھی تجزیہ کیا؟ــــ اگر کیا ہوتا تو یقیناً آج ملّت اسلامیہ کے کسی بھی بہی خواہ کو عالم اسلام کے آج کے حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنا سر نہ پیٹنا پڑتا۔ افغانستان کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے اپنا سر شرم سے نہ جھکانا پڑتا، پاکستان کی اخباری خبروں کو پڑھ کر ماتم نہ کرنا پڑتا، ایران و عراق، لیبیا و الجزائر، مصر و شام، لبنان و فلسطین وغیرہ کے واقعات سُن سُن کر خون کے آنسو نہ بہانے پڑتے!۔

مطالبۂ پاکستان کے وقت کہا گیا تھا کہ وہاں اسلامی حکومت قائم ہوگی اور مسلمانوں کو مکمل تحفظ